بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کیلئے ظاہر فرمایا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22رفروری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل جماعت میں یوم مصلح موعود کے حوالے سے جلسے ہو رہے ہیں یعنی اس پیشگوئی کے حوالے سے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ایک موعود بیٹے کی خبر دی تھی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ اس بیٹے کو وہ خاص خصوصیات کا حامل بنائے گا وہ دین کا خادم ہوگا لمبی عمر پائے گا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے چلائے گا۔ یہ پیشگوئی 20رفروری 1886ء کی ہے یہ پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور آپ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہے چنانچہ جو عرصہ اس بچے کی پیدائش کا دیا گیا تھا اس کے مطابق 12رجنوری 1889ء کو وہ لڑکا پیدا ہوا جس کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا جن کو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وصال کے بعد خلافت کی رداء پہنائی۔ حضور انور نے فرمایا: یہ پیشگوئی ایک بیٹے کی پیدائش کی نہیں تھی بلکہ ایک ایسے عظیم الشان فرزند کی ولادت کی پیشگوئی تھی جس کے آنے سے ایک روحانی انقلاب کی داغ بیل ڈالی جانے والی تھی۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں: اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشانِ آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردے کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ واولیٰ واکمل وافضل واتم ہے کیونکہ مردے کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جنابِ الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔ اس جگہ بفضلہ تعالیٰ واحسانہ و ببرکتِ حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

حضور انور نے فرمایا پس کوئی معمولی روح نہیں مانگی گئی تھی بلکہ ایک نشان مانگا گیا تھا جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی خصوصیات کے حامل بیٹے کی پیدائش کی خبر دی۔ ایک ایسے فرزند جلیل کی خبر دی گئی جو عمر پانے والا ہوگا نہایت ذکی اور فہیم ہوگا صاحب شکوہ وعظمت اور دولت ہوگا قومیں اس سے برکت پائیں گی وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا کلام اللہ یعنی قرآن کریم کا نہایت گہرا فہم اس کو عطا ہوگا اور اس خدا داد فہم سے کام لے کر وہ قرآن کی ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق پائے گا کہ کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر ہو۔ وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا وہ عالم کباب ہوگا یعنی اس کے دور حیات میں ایسی عالمگیر تباہیاں آئیں گی جو سب دنیا کو بھون کر رکھ دیں گی۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

حضور انور نے فرمایا: جہاں تک آپ کی تعلیم کا تعلق ہے، ناظرہ قرآن کریم پڑھنے کے بعد آپ کو باقاعدہ سکول میں داخل ہو کر مروجہ دنیاوی تعلیم پانے کا موقع ملا۔ گھر پر بھی اساتذہ سے اردو اور انگریزی کی امدادی تعلیم حاصل کی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں کہ میری تعلیم کے سلسلہ میں مجھ پر سب سے زیادہ احسان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے آپ چونکہ طبیب بھی تھے اور اس بات کو جانتے

تھے کہ میری صحت اس قابل نہیں کہ میں کتاب کی طرف زیادہ دیر تک دیکھ سکوں۔ اس لئے آپ کا طریق یہ تھا کہ آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور فرماتے میاں میں پڑھتا جاتا ہوں تم سنتے جاؤ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بچپن میں میری آنکھوں میں سخت ککرے پڑ گئے تھے اور متواتر تین چار سال تک میری آنکھیں دکھتی رہیں اور ایسی شدید تکلیف ککروں کی وجہ سے پیدا ہوگئی کہ ڈاکٹر نے کہا کہ اس کی بینائی ضائع ہو جائے گی۔ اس بیماری کی شدت اور اس کے متواتر حملوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری ایک آنکھ کی بینائی ماری گئی چنانچہ میری بائیں آنکھ میں بینائی نہیں ہے میں راستہ تو دیکھ سکتا ہوں مگر کتاب نہیں پڑھ سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے میرے استادوں سے کہہ دیا کہ پڑھائی اس کی مرضی پر ہوگی یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھے اگر نہ پڑھے تو اس پر زور نہ دیا جائے کیونکہ اس کی صحت اس قابل نہیں کہ یہ پڑھائی کا بوجھ برداشت کر سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار مجھے صرف یہی فرماتے کہ تم قرآن کریم کا ترجمہ اور بخاری حضرت مولوی صاحب سے پڑھ لو۔ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ کچھ طب بھی پڑھ لو کیونکہ یہ ہمارا خاندانی فن ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ماسٹر فقیر اللہ صاحب ہمارے حساب کے استاد تھے۔ انہوں نے ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس میرے متعلق شکایت کی کہ حضور یہ کچھ نہیں پڑھتا۔ کبھی مدرسے میں آجاتا ہے کبھی نہیں آتا۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد کہ جب ماسٹر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس یہ شکایت کی تو میں ڈر کے مارے چھپ گیا کہ معلوم نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس قدر ناراض ہوں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ بات سنی تو آپ نے فرمایا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہے جو آپ بچے کا خیال رکھتے ہیں اور مجھے آپ کی بات سن کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ کبھی کبھی مدرسے چلا جاتا ہے۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہے کبھی کبھی چلا جاتا ہے ورنہ میرے نزدیک تو اس کی صحت اس قابل نہیں کہ پڑھائی کر سکے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہنس کر فرمایا کہ اس سے ہم نے کوئی آٹے دال کی دوکان تھوڑی کھلوانی ہے کہ اسے حساب سکھایا جائے۔ حساب اسے آئے یا نہ آئے کوئی بات نہیں۔ پھر فرمایا کہ آخر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ کے صحابہ نے کون سا حساب سیکھا تھا اگر یہ مدرسے میں چلا جائے تو اچھی بات ہے ورنہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہئے۔ یہ سن کر ماسٹر صاحب واپس آ گئے۔ میں نے اس نرمی سے اور بھی فائدہ اٹھانا شروع کر دیا اور پھر مدرسے میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ کبھی مہینے میں ایک آدھ دفعہ چلا جاتا تھا۔ غرض اس رنگ میں میری تعلیم ہوئی اور میں درحقیقت مجبور بھی تھا کیونکہ بچپن میں علاوہ آنکھوں کی تکلیف کے مجھے جگر کی خرابی کا بھی مرض تھا۔ چھ چھ مہینے مونگ کی دال کا پانی یا ساگ کا پانی مجھے دیا جاتا تھا۔ پھر اس کے ساتھ تلی بھی بڑھ گئی تھی۔ ریڈ آئیوڈائڈ آف مرکری کی تلی کے مقام پر مالش کی جاتی تھی۔ اسی طرح گلے پر بھی اس کی مالش کی جاتی کیونکہ مجھے خنازیر کی بھی شکایت تھی۔ غرض آنکھوں میں ککرے، جگر کی خرابی، تلی کی بیماری کی شکایت اور پھر اس کے ساتھ بخار کا شروع ہو جانا جو چھ چھ مہینے تک نہ اترتا اور میری پڑھائی کے متعلق بزرگوں کا فیصلہ کر دینا کہ یہ جتنا پڑھنا چاہے پڑھ لے اس پر زیادہ زور نہ دیا جائے۔ ان حالات سے ہر شخص اندازہ لگا سکتا ہے کہ میری تعلیمی قابلیت کا کیا حال ہوگا۔

حضرت خلیفہ اوّل ہمیشہ مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں تمہاری صحت ایسی نہیں کہ تم خود پڑھ سکو میرے پاس آجایا کرو میں پڑھتا جاؤں گا اور تم سنتے رہا کرو چنانچہ انہوں نے زور دے کر پہلے قرآن پڑھایا پھر بخاری پڑھا دی۔ یہ نہیں کہ آپ نے آہستہ آہستہ مجھے قرآن پڑھایا بلکہ آپ کا طریق یہ تھا کہ آپ قرآن پڑھتے جاتے اور ساتھ ساتھ اس کا ترجمہ کرتے جاتے کوئی بات ضروری سمجھتے تو بتا دیتے ورنہ جلدی جلدی پڑھاتے جاتے۔ آپ نے تین مہینے میں مجھے سارا قرآن پڑھا دیا تھا۔ میں نے آپ سے طب بھی پڑھی اور قرآن کریم کی تفسیر بھی۔ قرآن کریم کی تفسیر آپ نے دو مہینے میں ختم کرا دی آپ مجھے اپنے پاس بٹھا لیتے اور کبھی نصف اور کبھی پورا پارہ ترجمہ سے پڑھا کر سنا دیتے۔ کسی کسی آیت کی تفسیر بھی کر دیتے اسی طرح بخاری آپ نے دو تین مہینے میں مجھے ختم کرا دی۔ ایک دفعہ رمضان کے مہینے میں آپ نے سارے قرآن کا درس دیا تو اس میں

بھی میں شریک ہوگیا۔ چند عربی کے رسالے بھی مجھے آپ سے پڑھنے کا اتفاق ہوا غرض یہ میری علمیت تھی۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کی تقاریر، آپ کے خطابات، آپ کی تصانیف، آپ کی تفسیر قرآن اس بات کی گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو پڑھایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں جو 1906ء کا جلسہ سالانہ ہوا اس میں آپ نے پہلی پبلک تقریر کی۔ حضرت قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: برج نبوت کا روشن ستارہ۔ اوج رسالت کا درخشندہ گوہر محمود سلمہ اللہ الودود شرک پر تقریر کرنے کے لئے کھڑا ہوا۔ کیا بتاؤں فصاحت کا ایک سیلاب تھا جو پورے زور سے بہہ رہا تھا۔ واقعی اتنی چھوٹی سی عمر میں خیالات کی پختگی اعجاز سے کم نہیں۔ میرے خیال میں یہ بھی حضور علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے اور اسی سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ مسیحیت مآب کی تربیت کا جوہر کس درجہ کمال پر پہنچا ہوا ہے۔ آپ نے روحانی کمالات پر عجیب طرز سے بحث کی۔

اس زمانے میں آپ کی دینی سرگرمیاں اور جوش اور ذہنی وروحانی نشوونما یہ بتا رہی تھی کہ پیشگوئی کے الفاظ کہ ’’وہ جلد جلد بڑھے گا‘‘ کے آپ ہی مصداق بننے والے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بھی اسی دینی جوش کو محسوس فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ میں بعض اوقات ان کیلئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جو سیرت لکھی ہے اس میں آپ ایک جگہ لکھتے ہیں: خلافت اولیٰ کی ابتداء میں حضرت صاحبزادہ صاحب کی عمر 19 سال تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے وصال کے وقت آپ اپنی عمر کے 26ویں سال میں داخل ہو چکے تھے۔ اس نوعمری میں آپ کی تقریر وتحریر کا جو رنگ تھا اس کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ آپ کے خیالات اور افکار میں ایک بزرگ مفکر کی سی پختگی آ چکی تھی آپ کے الفاظ اثر اور جذب اور خلوص اور گداز میں گُندھے ہوئے تھے۔ کلام تصنع سے ناآشنا تھا اور تحریر تکلف سے پاک تھی۔ تقریر میں ایک طبعی روانی تھی اور تحریر سلاست کا ایک بہتا ہوا دریا تھی۔ دونوں ہی قرآنی علوم اور عرفان کے پانی سے لبریز اور دل ودماغ کو بیک وقت سیراب کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد 19 سال کی عمر میں آپ نے جو پہلی تقریر کی اس کے متعلق حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اور واقعہ جس کا میں اس مضمون میں ذکر کرنا چاہتا ہوں وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پہلی تقریر ہے جو حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد پہلے سالانہ جلسہ کے موقع پر کی۔ یہ جلسہ مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے دائیں طرف سٹیج پر رونق افروز تھے۔ اس تقریر کے متعلق دو باتیں قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ اس وقت آپ کی آواز اور آپ کی ادا اور آپ کا لہجہ اور طرز تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز اور طرز تقریر سے ایسے شدید طور پہ مشابہ تھے کہ اس وقت سننے والوں کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو ابھی تھوڑا عرصہ ہی ہوا تھا، ہم سے جدا ہوئے تھے، یاد تازہ ہوگئی اور سامعین میں سے بہت ایسے تھے جن کی آنکھوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس آواز کی وجہ سے جوان کے پسر موعود کے ہونٹوں سے اس وقت اس طرح پہنچ رہی تھی جس طرح گراموفون سے ایک نظروں سے غائب انسان کی آواز پہنچتی ہے، آنسو جاری ہو گئے اور ان آنسو بہانے والوں میں ایک خاکسار بھی تھا۔ دوسری بات یہ ہے کہ جب تقریر ختم ہو چکی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جن کی ساری عمر قرآن شریف پر تدبر کرنے میں صرف ہوئی تھی اور قرآن کریم جن کی روح کی غذا تھی، فرمایا میاں نے بہت سی آیات کی ایسی تفسیر کی ہے جو میرے لئے بھی نئی تھی۔ پس یہ معارف اس نوجوان کو کس نے سکھائے۔ اسی نے جو قرآن شریف میں حضرت یوسف علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے: وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ اور جب وہ اپنی مضبوطی کی عمر کو پہنچا تو اسے ہم نے حکمت اور علم عطا کیا اور اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ آپ نے صرف عام طور پر دانائی اور حکمت کی باتیں بیان نہیں فرمائیں بلکہ قرآن شریف کے اچھوتے معارف بیان فرمائے اور اللہ تعالیٰ قرآن شریف کے متعلق فرماتا ہے: لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا

الْمُطَهَّرُوْنَ یعنی کوئی اسے چھونہیں سکتا سوائے پاک کئے ہوئے لوگوں کے۔پس لڑکپن کی خلوت سے نکلتے ہی آپ کا لوگوں کے سامنے قرآن شریف کے جدید اور لطیف معارف بیان فرمانا اس بات کی ایک بین شہادت ہے کہ آپ نے اپنا لڑکپن اللہ تعالیٰ کی خاص تربیت میں گزارا اور آپ بچپن میں ہی مطہرین کی جماعت میں داخل تھے۔

آپ کی عبادتوں کے معیار کی بچپن میں ہی کیا حالت تھی، اس بارے میں شیخ غلام احمد صاحب واعظ رضی اللہ عنہ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے یہ ارادہ کیا کہ آج کی رات مسجد مبارک میں گزاروں گا اور تنہائی میں اپنے مولیٰ سے جو چاہوں گا مانگوں گا جب میں مسجد میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی شخص سجدے میں پڑا ہوا ہے اور الحاح سے دعا کر رہا ہے۔اس کے اس الحاح کی وجہ سے میں نماز بھی نہ پڑھ سکا اور اس شخص کی دعا کا اثر مجھ پر طاری ہو گیا اور میں نے دعا کی کہ یا الٰہی یہ شخص تیرے حضور سے جو کچھ بھی مانگ رہا ہے وہ اس کو دے دے اور میں کھڑا کھڑا تھک گیا کہ یہ شخص سر اٹھائے تو معلوم کروں کہ کون ہے۔جب آپ نے سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت میاں محمود احمد صاحب ہیں۔میں نے السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا اور پوچھا میاں آج اللہ تعالیٰ سے کیا کچھ لے لیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے تو یہی مانگا ہے کہ الٰہی مجھے میری آنکھوں سے اسلام کو زندہ کر کے دکھا اور یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔اسلام کی فتح کا دن دیکھنے کی یہ بیقرار تمنا اس نوعمری میں آپ کے دل میں تھی چنانچہ آپ کو جوانی میں ہی اللہ تعالیٰ نے خلافت کی رداء پہنائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تشحیذ الاذہان میں اپنی ایک دعا کا ذکر کیا ہے جو 1909ء میں آپ نے لکھا تھا۔آپ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں: اے میرے خدا میں نہایت درد دل سے اور سچی تڑپ کے ساتھ تیرے حضور میں گرتا اور سجدہ کرتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ میری دعا کو سن اور میری پکار کو پہنچ۔اے میرے قدوس خدا میری قوم ہلاک ہو رہی ہے اسے ہلاکت سے بچا۔اگر وہ احمدی کہلاتے ہیں تو مجھے ان سے کیا تعلق جب تک ان کے دل اور سینے صاف نہ ہوں اور وہ تیری محبت میں سرشار نہ ہوں۔سوائے میرے رب اپنی صفات رحمانیت اور رحیمیت کو جوش میں لا اور ان کو پاک کر دے۔صحابہ کا سا جوش و خروش ان میں پیدا ہو اور وہ تیرے دین کے لئے بیقرار ہو جائیں ان کے اعمال ان کے اقوال سے زیادہ عمدہ اور صاف ہوں وہ تیرے پیارے چہرے پر قربان ہوں اور نبی کریم پر فدا ہوں تیرے مسیح کی دعائیں ان کے حق میں قبول ہوں اور اس کی پاک اور سچی تعلیم ان کے دلوں میں گھر کر جائے۔اے میرے خدا میری قوم کو تمام ابتلاؤں اور دکھوں سے بچا اور قسم قسم کی مصیبتوں سے انہیں محفوظ رکھ ان میں بڑے بڑے بزرگ پیدا کر یہ ایک قوم ہو جائے جو تو نے پسند کر لی ہو اور یہ ایک گروہ ہو جس کو تو اپنے لئے مخصوص کر لے۔شیطان کے تسلط سے محفوظ رہیں اور ہمیشہ ملائکہ کا نزول ان پر ہوتا رہے اس قوم کو دین و دنیا میں مبارک کر۔آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

آخر پر حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہزاروں ہزار رحمتیں آپ پر نازل فرمائے اور ہمیں آپ کی اس درد بھری دعا کو سمجھنے اور کرنے اور احمدی ہونے کے مقصد کو پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 22nd - February - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB